سوال

رغیرا(148)ل

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل حدیث سے یہ ثابت ہورہاہے کہ آپ ﷺ کے وصال کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کچھ غیر شرعی افعال صادر ہوئے تھے۔ کیایہ درست ہے؟

حدحدثنا یعقوب ثنااَبی عن ابن اسحاق حدثنی یحیی بن عباد بن عبداللہ بن الزبیر عن ابیہ عباد سمعت عائشۃرضی اللہ عنہا تقول مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین صدری ونحری وفی دولتی ولم اَظلم فیہ اَحدافمن سفھی وحداثۃسنی اَن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبض وھوفی حجری ثم وضعت راسہ علی وسادۃ وقمت الدم مع انسآء واضرب وجھی.))(البدایہ والنھایہ : ج۵ ص.۲٤)

‘‘یعنی سیدہ محترمہ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ میرے گھر میں میرے سینے اور ٹھوڑی کے درمیان فوت ہوئے اور میں نے کسی پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ میں نے اپنی کم عقلی اور کم عمری کی وجہ سے آپ ﷺ کے سر مبارک کو تکیے پر رکھا پھر دیگر عورتوں کے ہمراہ خون کے چھینٹے اپنے منہ پر مارنے لگی؟’’

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ناام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق جو روایت آپ نے بتائی تھی تمام کتب میں دیکھی گئی سند ادرست ہے لیکن ان روایات میں بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا خود صراحت فرماتی ہیں کہ ‘‘بسفاہتی وحداثۃ سنی’’ کچھ روایات میلسفاہتہ را کیے الفاظ ہیں جن کا صاف مطلب ہے کہ میری کم عمری اور کم عق

د سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تلوار میان سے نکال کر کھڑے ہوگئے کہ جو شخص بھی یہ کہے گا کہ نبی اکرم ﷺ رحلت فرما گئے ہیں تو اس کا سر تن سے جدا کردوں گا یہاں تک کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آئے اور آپ نے حقیقت حال بہترین الفاظ میں واشگاف کیا تب جاکر عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اصل حقیق

سے پہلے جو کچھ فرمارہے تھے وہ عقل کے تقاضا کے خلاف تھا۔ امی عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر بچپنے کی ہے اور رسول اکرم ﷺ کا ان سے پیار و محبت و شفقت کسی سے مخفی نہیں لہذا ایسے محبوب اور محترم سید المرسلین ﷺ جیسے عظیم شوہر کی وفات ان کے لیے غیر معمولی واقعہ تھا۔ لہذا اس ہنگامے کی بنا پر بے ح

سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک اور غلطی بھی صادر ہوئی تھی وہ یہ کہ آپ سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے وقت گھر سے نکل کر کوفہ وغیرہ چلی گئیں تھیں گو نیت اصلاح ہی کی تھی لیکن اس طرح مناسب نہ تھا اسی وجہ سے رسول اکرم ﷺ ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن میں سے کسی نے بھی آپ۔

سیر اعلام النبلاء میں حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ روایت لائے ہیں کہ خود بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا کو بعد میں اس معاملہ پر اس قدر ندامت وپشیمانی ہوئی کہ اسے یاد کرکے ہمیشہ روتی رہتی تھیں۔

بہرحال انسان کتنے ہی بڑے مقام پر فائز ہو لیکن ایسی لغزش سے معصوم نہیں رہ سکتا کہ ایسی غلطیاں بھی انسان سے صدور میں نہ آئیں پھر تو انسان انسان ہی نہ رہا بلکہ فرشتہ بن گیا۔

بہرحال یہ ایک لغزش تھی جو فرط غم میں بے اختیار صدور میں آئی جس پر بعد میں ندامت بھی ہوئی اور یقینا اللہ سبحانہ وتعالی سے معافی بھی طلب کی ہوگی اور وہ غلطی معاف بھی ہوگئی۔ میرے خیال میں تو یہ سیدنا ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی یہ ایک خوبی ہے کہ آپ نے اس غلطی کو چھپانا مناسب نہ سمجھا بلکہ واضح طور پر

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

ر538

محدث فتویٰ